مہاتما جیوتی با پُھلے

ڈاکٹر شاہانہ خان

گورنمنٹ گرلز سینئر سیکنڈری اسکول، اندرلوک، دہلی۔110035

اس حقیقت سے بہت کم لوگ واقف ہوں گے کہ مہاتما گاندھی سے قبل مہاراشٹر میں ایک ایسے بلند قامت سماجی رہنما پیدا ہوئے، جنھوں نے نسلی امتیازات، سماجی اختلافات اور ناخواندگی وغیرہ کے ساتھ معاشرہ اور حقوق نسواں کے لیے بھی آواز بلند کی۔ کسانوں کی فلاح و بہبود کے لیے بھی ناقابل فراموش کام کیے۔ ایسے بلند قامت، حق پرست اور انسان دوست رہنما کو لوگ جیوتی با پُھلے کے نام سے جانتے ہیں۔

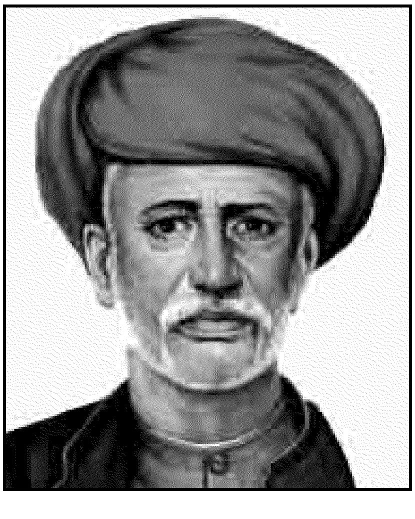

مہاتما جیوتی با پُھلے کا اصل نام جیوتی راؤ گو بندراؤ پُھلے تھا۔ وہ ۱۱ر اپریل ۱۸۲۷ء میں مہاراشٹر کے شہر ستارا میں پیدا ہوئے۔ جیوتی با ایک برس کے تھے کہ ان کی والدہ چمنا بائی کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ والدہ کے انتقال کے بعد سگونا بائی نام کی ایک وایا نے بڑی شفقت و محبت سے ان کی پرورش کی۔ سگونا بائی کے بارے میں کئی جگہ یہ حوالہ بھی ملتا ہے کہ وہ ان کی والدہ کی خالہ زاد بہن تھیں۔ بہرکیف! سات برس کی عمر میں انھیں گاؤں کے اسکول میں داخل کرایا گیا، لیکن نسلی اختلافات، ذات پات اور چھوت چھات کے سبب جلد ہی اسکول چھوڑنا پڑا۔

جیوتی با پُھلے نے اسکول تو چھوڑ دیا، لیکن علم حاصل کرنے کی چاہ ان کے اندر برقرار رہی۔ چنانچہ سگونا بائی نے انھیں گھر پر ہی پڑھانا شروع کر دیا۔ گھر کے کاموں سے فارغ ہو کر وہ مختلف کتابیں پڑھا کرتے تھے۔ علمی ذوق اس قدر تھا کہ محلے کے بزرگوں سے بھی الگ الگ موضوعات پر علمی و ادبی گفتگو کیا کرتے تھے۔ کم عمری ہی میں جیوتی با پُھلے کا مطالعہ و مشاہدہ اتنا وسیع ہو گیا تھا کہ لوگ ان کی وسیع النظری پر رشک کرتے تھے۔

جیوتی با پُھلے کا آبائی کام باغبانی تھا۔ مستقل ذریعۂ معاش نہ ہونے کی وجہ سے ان کے گھر میں بہت غربت تھی۔ ان کے والد اور گھر کے تمام افراد پھول مالائیں بنا کر فروخت کیا کرتے تھے۔ اس آمدنی سے ان کے گھر کا خرچ چلتا تھا۔ اسی کام کی نسبت سے ان کا نام پھلے پکارا جانے لگا۔

تعلیم کے اعتبار سے مالی سماج بہت پسماندہ تھا،

لیکن جیوتی با پُھلے پر تعلیم حاصل کرنے کا جنون طاری تھا۔ تعلیم سے بے انتہا دلچسپی، لگن اور ذہانت دیکھ کر محلے میں رہنے والے اردو فارسی کے استاد غفار بیگ اور ایک عیسائی پادری مسٹر لیجٹ نے ۱۹۴۱ء میں پھر سے ایک انگریزی اسکول میں ان کا داخلہ کرادیا۔ جیوتی با پُھلے نے اس اسکول میں اوّل پوزیشن حاصل کرکے اپنی قابلیت ثابت کردی۔

ہم جانتے ہیں کہ جیوتی با پُھلے نے بچپن کی کچی عمر ہی میں نسلی اختلافات، اونچ نیچ کا سامنا کیا تھا، اعلیٰ طبقے کے لوگوں کی اپنے تئیں نفرت اور بدسلوکی محسوس کی تھی۔ اس لیے معاشرے میں موجود ان تمام برائیوں اور رسموں سے انھیں کوفت ہونے لگی تھی۔ وہ ہندو سماج میں پھیلے توہمات اور ناروا سلوک کو انسانی عوامل کے ارتقا میں بڑا رخنہ محسوس کرتے تھے۔ وہ اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ مذہب کا مقصد روحانیت کو فروغ دینا ہی نہیں بلکہ خدمت خلق بھی ہے۔ انھوں نے ایک بار کہا تھا۔ ''خدا ایک ہے اور سبھی جاندار اس کی اولاد ہیں۔ اس خدائے واحد کی عقیدت و عبادت کے لیے نہ تو کسی مرد کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی خاص جگہ کی۔ تعلیم مرد و عورت دونوں کے لیے یکساں طور پر لازم ہے۔''

جیوتی با پُھلے کو اس سوال کا جواب نہیں ملتا تھا کہ اتنا بڑا ملک غلام کیوں ہے؟ غلامی سے انھیں نفرت ہوتی تھی۔ انھوں نے شدت سے محسوس کیا کہ نسلوں اور فرقوں میں تقسیم اس ملک کی ترقی تبھی ممکن ہے جب لوگوں کی سوچ فعال ہوگی اور ان کے ذہن میں وسعت پیدا ہوگی۔ اس وقت معاشرے میں طبقہ بندی اور نسلی اختلاف اپنی حد پار کر چکا تھا۔ خواتین اور دلت طبقے کی حالت بہت پسماندہ تھی۔ اسے تعلیم سے محروم رکھا جاتا تھا۔ معاشرے کی ایسی حالت دیکھ کر جیوتی با پُھلے کو بڑی گھٹن ہوتی تھی۔

چنانچہ انھوں نے خواتین اور دلت خواتین کی تعلیم کے لیے صدائے احتجاج بلند کرنے کا فیصلہ کیا۔ وہ کہتے تھے کہ ایک ماں جیسی تربیت بچوں کی کرتی ہے اس میں ہی ان بچوں کے مستقبل کے بیج پوشید ہوتے ہیں۔ اس لیے تعلیم نسواں کی سماج میں اشد ضرورت ہے۔ لہٰذا جیوتی با پُھلے نے طے کیا کہ وہ محروم طبقے کی تعلیم کے لیے اسکول قائم کریں گے۔ چونکہ اونچ نیچ، بلندی و پستی کی دیواریں سماج میں بہت زیادہ حائل تھیں اس لیے جیوتی با پُھلے نے دلتوں اور لڑکیوں کو اپنے گھر ہی میں تعلیم دینا شروع کردیا۔ وہ خفیہ طور پر بچوں کو گھر لاتے اور پڑھانے کے بعد اسی طرح چھوڑ آتے۔ جب ان کے پیروکار بڑھنے لگے تو انھوں نے اسکول قائم کردیا، لیکن ابھی بھی جیوتی با پُھلے کی پریشانیاں ختم نہیں ہوئیں۔ کیونکہ اسکول تو قائم ہوگیا، لیکن اسکول میں پڑھائے کون؟ اگر کوئی پڑھانے آتا بھی تھا تو سماجی دباؤ کی بنا پر چند ہی روز میں آنا بند ہوجاتا تھا۔ یہ ایسا سنگین مسئلہ تھا بظاہر جس کا کوئی حل نظر نہیں آرہا تھا۔ چنانچہ جیوتی با پُھلے نے اس مشکل کا حل یہ تلاش کیا کہ اپنی اہلیہ ساوتری بائی پُھلے کو پڑھنا لکھنا سکھایا اور مشنریز کے نارمل اسکول میں تعلیم و تربیت کے لیے داخل کرادیا۔ تدریس کی مکمل

تربیت حاصل کرنے کے بعد وہ ہندوستان کی پہلی خاتون ٹیچر کہلائیں۔

معاشرے کی تبلیغ اور ترویج و ترقی کے مقصد سے کیے گئے ہر کام اور تحریک میں ساوتری بائی پھلے نے بھی جیوتی باپھلے کا ہر ہر قدم پر ساتھ دیا۔ اس تحریک میں انھیں بہت مشقتوں اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ سماج سے نظرانداز ہونے کے ساتھ ساتھ گھر بھی چھوڑنا پڑا۔ اعلیٰ طبقے کی مخالفتوں اور ناانصافیوں سے رو برو ہوتے ہوئے جیوتی باپھلے نے ۱۸۷۳ء میں ''ستیہ شودھک سماج'' کے نام سے ایک تنظیم قائم کی۔ اس تنظیم کا مقصد معاشرے میں ذہنی، ثقافتی و تہذیبی ارتقا، عدل و انصاف اور قانونی بنیاد قائم کرنے کے لیے عوامی تحریک کی ابتدا کرنا وغیرہ ہے۔ تنظیم اپنے اصول وقاعدے قانون اور طریقۂ کار کے اعتبار سے اس وقت کی دیگر تنظیموں سے بالکل مختلف تھی۔ اس لیے اسے بہت جلد مقبولیت حاصل ہوئی۔ اس تنظیم کے زیرنگرانی کئی اسکول قائم کیے گئے۔ جن میں بطور خاص تعلیم نسواں اور دلت طبقے کے بچے تعلیم پاتے تھے۔

اس کے علاوہ اس تنظیم نے نسلی اختلافات اور کسانوں کے حقوق کے لیے بھی احتجاج کیا۔ جیوتی باپھلے اور ان کے پیروکاروں کی انتھک محنت اور کوششوں کے باعث سرکار نے ''ایگری کلچر ایکٹ' پاس کردیا۔ جیوتی باپھلے نے کئی کتابیں بھی تصنیف کی ہیں جن میں، چھترپتی شیواجی، راجا بوسلہ کا پکوڑا، برہمنوں کا چاتورے، کسان کا کوڑا اور اچھوتوں کی کیفیت قابل ذکر ہیں۔ ۲۸/ نومبر ۱۸۹۰ء کو اس انسان دوست اور حق پرست رہنما نے دنیا کو خیر باد کہہ دیا۔

○○

آپ کے ذوقِ مطالعہ کی تسکین کا ضامن

ایوانِ اردو دہلی

ہر ماہ منتخب موضوعات پر اعلیٰ تحقیقی، تنقیدی اور معلوماتی مضامین اور تخلیقی ادب کی تمام اہم اصناف کی مکمل نمائندگی

ملک اور بیرونِ ملک کے نئے پرانے اہل قلم کے تعاون سے

قیمت: فی شمارہ: پندرہ روپے **زرِ سالانہ:** ایک سو پچاس روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ

ناشر: اردو اکادمی، دہلی، سی۔ پی۔ او۔ بلڈنگ، کشمیری گیٹ، دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶

Phone: 23865436, 23863858, 23863566, 23863697, Fax: 23863773